۳۰/۱۲/۱۲ ھ
۲۵ ــــ ھ
۹۱/۳۹۷-۳۹۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ

(۱) Advertisement یا شادی بیاہ اور دینی مجالس کے موقع پر موبائل، ڈیجیٹل کیمرے یا موویِ والے کیمرے کے ذریعے مووی بنانا جائز ہے یا نہیں،

(۲) ایک آدمی ساری زندگی سود کھاتا رہے، رشوت لیتا رہے اور اپنے بچوں کو اچھے عہدوں پر لگا دے، پھر توبہ کرلے، تو اس کی مغفرت ہوجائیگی یا نہیں، اور اس کی توبہ کا کیا طریقہ ہوگا۔

(۳) گناہ، ظلم اور جرم میں کیا فرق ہے۔ اور ان میں سے کونسی چیز توبہ سے معاف ہوسکتی ہے۔

العارض: محمد علی صدیقی و محمد نوید قاسم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

الجواب حامداً و مصلیاً:

(۱) ــــ واضح رہے کہ شادی بیاہ، اور دوسرے دینی مجالس کے موقع پر موبائل فون یا کسی بھی کیمرے کے ذریعے مووی بنانا ناجائز ہے بلکہ ایسے مواقع پر تصویر یا مووی بنانا زیادہ قبیح ہے۔ اسلئے کہ یہ مجالس اکثر مساجد ہی میں منعقد کیے جاتے ہیں۔ لہذا ایسے افعال کا ارتکاب کرنا، مسجد کے آداب کے بھی خلاف ہے، مسجد میں اور ایسی بابرکت مجالس میں آدمی کو رجوع الی اللہ کرتے ہوئے، ایسے خلاف شریعت افعال سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے۔

(۲) ــــ سچی توبہ کرنے سے اللہ رب العزت کسی بھی قسم کا گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ اور ایسی توبہ کو شریعت میں توبۃ النصوح سے تعبیر کیا گیا ہے، جس کی چند شرطیں ہیں:

(ا)۔ اس گناہ کو فوراً ترک کرنا۔ (ب)۔ پہلے کیے ہوئے پر پشیمان ہونا۔ (ج)۔ آئندہ کیلئے اس گناہ کے نہ کرنے کا پختہ عزم کرنا

اس کے ساتھ ساتھ اگر اس آدمی نے کسی کا حق (مال وغیرہ) ناجائز طریقے پر لیا ہو، یا حرام طریقے سے کمایا ہو، تو اس مال کی واپسی بھی اس پر ضروری ہے، اگر وہ شخص موجود نہ ہو، جس سے مال حرام (مثلاً رشوت یا سود) لیا ہو، یعنی وہ مرگیا ہو تو اس کے ورثاء کو دیا جائے، ورثاء بھی موجود نہ ہو، تو غریبوں اور محتاجوں کو صدقہ کر دیا جائے۔ اور اس کا ثواب اصل مالک تک پہنچنے کی نیت کی جائے۔

جامعہ فاروقیہ
دار الافتاء
شاہ فیصل کالونی نمبر ۴ کراچی پاکستان

اور اس مذکورہ شخص نے اپنے بچوں کیلئے اس مال کے ذریعے جو عہدے حاصل کئے ہیں، تو ان عہدوں سے حاصل شدہ آمدنی کو حرام نہیں کہا جائیگا، بشرطیکہ ان عہدوں کی صلاحیت ان میں موجود ہو۔

(۳) ــــ گناہ: اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیے ہوئے اوامر کی قصداً مخالفت کرنے کو گناہ کہا جاتا ہے۔ اگر گناہ صغیرہ ہو تو وہ نیک اعمال اور مغفرت طلب کرنے سے معاف ہو جاتا ہے، اور اگر گناہ کبیرہ ہو تو وہ صرف سچی توبہ کرنے سے معاف ہو جاتا ہے۔

ظلم: ناجائز تعدی کرنے کو ظلم کہا جاتا ہے، یعنی کسی کی ملک میں ناحق تصرف کرنا اور شرعی حدود سے تجاوز کرنا، اگر ظلم حقوق اللہ میں کی گئی ہو تو سچی توبہ کرنے سے اس کی تلافی ہو جاتی ہے، اور اگر حقوق العباد میں کی گئی ہو تو مظلوم سے معافی طلب کرنے، اور اسکا حق انہیں پہنچانے سے معاف ہو جاتا ہے

جرم: وہ برا کام جس سے واجب منقطع ہو جاتا ہے، جرم کی تلافی سچی توبہ کرنے سے ہو جاتی ہے

(۵-۱) ــــ عن أبي طلحة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: لا تدخل الملائكة بيتاً فيه كلب ولا صورة ـ قال العلماء سبب امتناعهم من بيت فيه صورة كونها معصية فاحشة، وفيها مضاهاة لخلق الله تعالى، وبعضها بصورة ما يعبد من دون الله تعالى .... والأظهر أنه عام في كل صورة وأنهم يمتنعون من الجميع لإطلاق الأحاديث۔

(شرح النووي على الصحيح لمسلم، ۲/۱۹۹، ط۔ قدیمی کتب خانہ کراتشی)

(ب-۲) ــــ قوله (كما لو كان الكل خبيثاً) في القنية: لو كان الخبيث نصاباً لا يلزمه الزكاة، لأن الكل واجب التصدق عليه فلا يفيد إيجاب التصدق ببعضه۔

(رد المحتار، كتاب الزكاة، باب زكوة الغنم، ۲/۲۹۱، ط۔ ایچ ایم سعید کراتشی)

(۳) ــــ غالب مال المهدي، ان حلالاً، لا بأس بقبول هديته وأكل ماله ما لم يتعين أنه من حرام، وان غالب ماله الحرام، لا يقبلها، ولا يأكل الا إذا قال:

أنه حلال ورثه او استقرضه.
(الفتاوى البزازية على هامش الهندية، كتاب الكراهية، ٦/ ٣٦٠،
ط. رشيديه كوئٹه)

(٤) ـــ قوله تعالى: (يا أيها الذين آمنوا توبوا إلى الله توبة نصوحا)
أي توبة صادقة جازمة تمحو ما قبلها من السيئات، وتلم شعث التائب،
وتجمعه، وتكفه عما كان يتعاطاه من الدناءات...... قال العلماء:
التوبة النصوح هو أن يقلع عن الذنب في الحاضر، ويندم
على ما سلف منه في الماضي، و يعزم على أن لا يفعل في المستقبل،
ثم ان كان الحق لآدمي رده إليه بطريقه.
(تفسير ابن كثير، التحريم-٨، ٤/ ٣٩١، ٣٩٢، سهيل اكيدمي لاهور)

(٥) ـــ قوله (اكتسب حراما) توضيح المسئلة ما في التاترخانية حيث قال:
رجل إكتسب مالا من حرام ثم اشترى، فهذا على خمسة أوجه: إما ان دفع
تلك الدراهم إلى البائع أولا ثم اشترى منه بها، أو اشترى قبل الدفع بها و
دفعها، أو اشترى قبل الدفع بها و دفع غيرها، أو اشترى مطلقا و دفع
تلك الدراهم، أو اشترى بدراهم أخر و دفع تلك الدراهم قال الكرخي في الوجه الأول
والثاني لا يطيب، والثلاث الأخيرة يطيب، وقال أبو بكر: لا يطيب في الكل،
لكن الفتوى الآن على قول الكرخي دفعا للحرج عن الناس.
(رد المحتار، البيوع، باب المتفرقات، مطلب اذا اكتسب حراما، ٥/ ٢٣٥، ايچ ايم سعيد)

(ج ٦) ـــ المعصية: مخالفة الأمر قصدا.
الظلم في الشريعة: عبارة عن التعدي عن الحق إلى الباطل
وهو الجور، وقيل: هو التصرف في ملك الغير ومجاوزة الحد.
(التعريفات لجرجاني حنفي، ١٥٤، ١٠٣، قديمي كتب خانه كراتشي)

(٧) ـــ الجرم: أصله القطع، فهو القبيح الذي ينقطع به
عن الواجب. (فروق اللغات، ٩٩٧، ٩٩٨) فقط.

والله تعالى أعلم بالصواب

حرره سيد ضياء الدين غفرله ولوالديه
المتخصص في الفقه الاسلامي
بالجامعة الفاروقية بكراتشي
٢٦/ ١٢/ ١٤٣٠ هـ.

الجواب صحيح
محمد يوسف افشاني
٢٦/ ١٢/ ٣٠هـ

الجواب صحيح
[illegible]